سوال

(308) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کیسے پڑھی گئی؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کچھ علمائے کرام کو یہ درس دیتے ہوئے سنا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر نماز جنازہ ادا کی۔ براہ مہربانی پوری تفصیل سے لکھیں کہ یہ کس طریقہ پر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے اللہ کے نبی کی نماز جنازہ ادا کی اور الفاظ کون سے ادا کیے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا ابو عسیب یا ابو عسیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

لوگوں نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) کہا: ہم آپ کا جنازہ کیسے پڑھیں؟ کہا: (حجرے میں) گروہ در گروہ داخل ہو جاؤ۔ (سیدنا ابو عسیب یا ابو عسیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) کہا پس وہ لوگ اس دروازے سے داخل ہوتے (اور آپ کی نماز جنازہ پڑھتے پھر دوسرے دروازے سے باہر نکل جاتے۔) الخ۔

(مسند الامام احمد ج5 ص81 ح21047 واسنادہ صحیح الموسوعہ الحدیثیہ ج34 ص365)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھنے والے صحابی کی اس گواہی سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد جنازے پڑھے تھے۔ یہ روایت طبقات ابن سعد (ج2 ص289) میں بھی صحیح سند کے ساتھ موجود ہے۔

بعض الناس کا یہ کہنا کہ لوگوں نے نماز جنازہ نہیں پڑھی بلکہ صرف درود پڑھا تھا اس کا کوئی حوالہ باسند صحیح مجھے نہیں ملا۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ تم تکبیر کہو پھر سورۃ فاتحہ پڑھو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو، پھر خاص طور پر میت کے لیے دعا کرو، قرآءت صرف پہلی تکبیر میں کرو پھر اپنے دل میں یعنی سراً) دائیں طرف سلام پھیر دو۔

(منتقی ابن الجارود: 540 ومصنف عبدالرزاق: 6428 وسندہ صحیح الحدیث حضرو: 3 ص26)

یہ بات ظاہر ہے کہ جس عمل کو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سنت سمجھتے تھے وہ اسی پر عامل تھے لہذا جو شخص یہ کہتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے آپ صلی اللہ

علیہ وسلم کا مسنون جنازہ نہیں پڑھا بلکہ صرف درود ہی پڑھا تھا وہ صحیح دلیل پیش کرے۔

ان مختلف جماعتوں کی نماز جنازہ میں امام کون کون تھے اس کا کوئی ثبوت کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے واللہ اعلم۔ (الحدیث: 6)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الجنائز-صفحہ563

محدث فتویٰ